سائنس میگزین۔ ایڈیٹر جناب قاسم محمود کی نظر کا مبہوت کُن واقع

سائنس میگزین۔ ایڈیٹر جناب قاسم محمود کی نظر کا مبہوت کُن واقعہ
تحریر: بشیرالدین احمد سامی (مرحوم)

ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو حضرت اباجی سردار مصباح الدین صاحب کے ساتھ جو عقیدت تھی
اس کی ایک جھلک اس مبہوت کُن واقعہ میں نظر آتی ہے جس کا ذکر پاکستان کے رسالہ
"سائنس میگزین" کے معروف ایڈیٹر جناب قاسم محمود صاحب نے اپنی کتاب میں کیا ہے
ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی سائنس کے میدان میں خدمات اور کارہائے نمایاں پر اپنے خطاب
میں کیا ۔ یہ واقعہ فلم بند بھی ہوا اور مسلم احمدیہ ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔

جناب قاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں:
"ڈاکٹر صاحب کا لاہور سے فون آیا کہ آپ میری ہمشیرہ کے گھر پہنچ جائیں۔ آپ سے اُن
کچھ خود پوچھ لیں۔ گلیوں میں مکان تھا جس کے دروازے پر پردہ لٹک رہا تھا۔ کچھ مشتاق حضرات
ڈاکٹر صاحب سے ملنے کے لئے موجود تھے۔ جس کمرے میں ہم بیٹھے ہوئے تھے، بیٹھک کہنا
چاہئے جو ہمارے متوسط طبقہ میں ہوا کرتا ہے۔ دیواروں پر قرآن کریم کی خوبصورت طغرے
آویزاں تھے۔ لیجئے! ڈاکٹر صاحب کی سواری آ گئی لیکن وہ بیٹھک میں نہیں آئے جہاں ہم سب
بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں چپکے سے ساتھ والے بغلی کمرے میں لے جایا گیا۔ دونوں کمروں کے

مىری مخواہ خوا تھی۔ گئی رہ جھِرّی سی تھوڑی اىک بھی پھر تھے۔ بند اور تھے کواڑ درمىان پر سر تھا۔ ہوا رکھا بُت اىک پر کرسی سی اُونچی اىک تھى۔ ہوئی جمی کو طرف اس نظرىں دىکھا نے مَىں تھا۔ سکتا ہو ہی کا صاحب مرزا بُت ىہ کہ سمجھا نے مىں داڑھی۔ سفىد لمبی' پگڑی مىں اور دىا کر بند کواڑ نے کسی ہىں۔ رہے کر بوسی قدم کی اَوتار کر جھک صاحب ڈاکٹر کہ بت وہ تھا رکھتا لئے کے صاحب ڈاکٹر مىں خىالات جو لگا۔ دىکھنے اُدھر اِدھر کر ہو سا خفىف ،ہمشىرہ اپنی صاحب ڈاکٹر گئی۔ بدل ہی دنىا ىا گو گئے ہو ل متزلز طرح بُری سے پرستی

مجھے پہلے سے سب نے انہوں بانی مہر کی اُن آئے۔ مىں بىٹھک کر مل سے بھانجىوں ،بھانجی وہاں اور لی اجازت سے جلدی نے مىں تھا۔ ہوا (کھولا) کُھلا سے اندر مىں اگرچہ بلاىا قرىب ہی کرىم ِ قرآن پر بات بات جو انسان عظىم کتنا کی۔ بسر پر نىّوں کا رات وہ نے مىں آىا۔ ٹھ اُ سے نہ رہا سے مجھ دن دوسرے آئے۔ نہ مىں سمجھ ،ہے سکتا ہو پرست بُت ہے۔ دىتا حوالے کے خوش بہت وہ ئىں۔ آ پىش سے خوشی بہت وہ اور ،کىا فون کو ہمشىرہ کی اُن نے مىں اور ،گىا ئے آ گھر کے ان بعد کے دراز عرصہ اور تھی کی نوازی غرىب نے جان بھائی کے ان کہ تھىں بہت بھائی مىرا کہ لگىں کہنے تھے۔ جاتے چلے کر ٹھہر مىں ہوٹلوں ہی باہر پہلے ورنہ تھے گئے۔ چلے جلدی بہت آپ لىکن تھىں بنائی ڈشىں تىن کی پسند کی اُن نے مىں ہے خوراک خوش

مىں کمرہ بغلی صاحب ڈاکٹر پہلے سے آنے مىں کمرہ ہمارے بتائىں کہ لی کر جسارت نے مىں رکھا کر منع سے سختی ہے بات سی ذاتی ہی بہت اىک ىہ لگىں کہنے تھے۔ گئے پاس کے کسى ہىں اُستاد خری آ کے زمانے کے اسکول کے اُن ىہ ہوں۔ دىتی بتا تو ہے پوچھا نے آپ مگر ہے بھائی بتاؤں کىا ہىں۔ ہوگئے پىارے کو اللہ سب باقی ہونگے تو کے سال 85ىا 80 ہىں بقىدِحىات جو

نے انہوں کو جان بھائی سکتا۔ نہں ہی کر کوئی کہ ہں کرتے عزت اتنی کی اُستادوں اپنے جان مجھے ہے۔ پڑھاىا جغرافىہ ىا تارىخ ،عربی ،فارسی نہں پتہ ہے۔ پڑھاىا مں کلاسوں چھوٹی ڈاکٹر تھی دىتی اجازت مصروفىت جب تھے رہتے مں جھنگ ضلع چنىوٹ وہ پہلے نہں معلوم بلوا کراچی اُنہں تو بڑھں زىادہ مصروفىت پھر تھے۔ جاتے چلے چنىوٹ ملنے سے ان صاحب استاد اپنے ہں رہتے کرتے خدمت توفىق حسبِ ہے۔ دىا لے کوارٹر اىک مں کورنگی اور ہے لىا کل لىکن ہں۔ ہوتے پىش حضور کے ان ہں۔ جاتے آتے کراچی خود وہ لئے کے بوسی قدم کی گاڑی اىسی سے کورنگی کو صاحب ماسٹر کہ تھا کىا ٹىلىفون سے لاہور نے جان بھائی صبح لىا بلوا انہں کر بھجوا گاڑی نے ہم لئے اس ہو۔ نہ تکلىف کوئی انہں مں جس بلوالوں کر بھجوا ”!!شتہ فر ہے فرشتہ بھائی مىرا بتاؤں کىا مں تھے۔ گئے چلے واپس مں منٹ پانچ بس وہ

لىوں تا پور بھر نے سامعىن تو کىا ختم واقعہ کُن مبہوت اپنا جب نے صاحب محمود قاسم جناب کے واقعہ جاندار اس دی۔ داد کر بھر جی کی مندی سعادت اور عظمت کی صاحب ڈاکٹر سے تھے صاحب الدىن مصباح سردار محترم کردار مرکزی والے داڑھی لمبی سفىد اور پگڑی سفىد ہے ضروری دىنا کر ذکر بھی کا بات اس ىہاں تھے۔ کرتے احترام حد بے صاحب ڈاکٹر کا جن خىالات کے ان سے جس کھاىا کىوں دھوکہ اىسا نے نظروں کی صاحب محمود قاسم جناب کہ کی کولھے کے صاحب سردار حضرت کہ تھا ىہ واقعہ امر ہوئے۔ متزلزل لئے کے صاحب ڈاکٹر ہو نہں کھڑے پر پاؤں اپنے وہ کے پرىشن آ باوجود کہ تھی چکی ٹوٹ طرح بُری اس ہڈی شنوائی کی کان ادھر تھے۔ لگے کرنے استعمال چىئر وہىل وہ سے وجہ کی جس تھے۔ سکتے اور تھی سکتی ہو بات ہی کر لگا منہ ساتھ کے کان سے وجہ کی جس تھی متاثر طرح بُری بھی پہنتے پگڑی سفىد ہمىشہ وہ تھی کی سطح اونچی چىئر وہىل کی ان ساتھ کے مشکل بہت بھی وہ مىں عالم کے مصروفىت ئی انتہا جو صاحب ڈاکٹر شلوار۔ قمىص سفىد اور داڑھی سفىد ،تھے کہ تھی انتہا کی مندی سعادت کی ان تھے والے جانے واپس سے فلائىٹ ہی اگلی کسی اور تھے مل سے ان وہ سہی ہی ساعت چند کہ تا فرماىا پسند ملنا پہلے کو بزرگ اس اپنے نے انہوں ىقىناً کو صاحب ڈاکٹر لئے کے جس تھی۔ ملاقات خری آ ساتھ کے اُن کی صاحب کٹر ڈا ىہ سکىں۔ وہ ىہ پڑا۔ ہونا قرىب کے کانوں لئے کے کہنے کا دعا اور کرنے معلوم خىرىت اور پڑا جھکنا گىا۔ پڑ مں فہمی غلط کر دىکھ سے مں جھِری سی چھوٹی اىک اجنبی اىک کو جس تھا نظارہ بعد کے تفصىل کی واقعہ اس تھا۔ ہی مں گھٹی کی صاحب ڈاکٹر اصل در احترام کا بزرگوں ہے۔ جگہ اپنی اظہار کا اخلاص و عجز کے ان سے خطوط کے صاحب ڈاکٹر

کو صاحب سردار بزرگوار والد مس عربضہ ءکے 1979 اکتوبر 19 صاحب السلام عبد ڈاکٹر
:ہس ماتے فر تحرىر
”گرامی قدر زاد عنا !بتکم آپ کا خط پڑھ کر رقت طاری ہو ئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے وجود بھی
پیدا کئے ہس جو محض اللہ سے محبت رکھتے ہس۔ نہ احمدىت اور اسلام کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ
کی عمر اور صحت مس برکت دے اور آپ جىسی ہستىاں اس سلسلہ مس پیدا ہوں جو محض اللہ
کی خاطر اس قدر محبت اور شفقت اپنے دل مس رکھتی ہس۔“

ڈا کٹر عبد السلام صاحب اپنے اىک اور خط مورخہ 20 جولائی 1982ء مس تحرىر فر ماتے
:ہس
”گرانقدر سردار صاحب! آپ کا عزىزم رشىد کے نام ابھی ابھی خط ملا۔ آپ کی بىماری کا انتہائی
صدمہ ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ حضرت چودھری صاحب کی طرح آپ کے فىضان
اور دعا کی توفىق کو سلامت رکھے۔ حضرت خلىفۃ المسىح الثالث ؒ کے بارے مس آپ کا فر مان
درست ہے کہ اىسا معلوم ہوتا ہے کہ
آفتاب نصف النہار پر آىا ہوا، اچانک غروب ہو گىا۔“

بشىر الدىن سامی ؔ

نوٹ صفحہ از سامی

کی صاحب عبدالسلام ڈاکٹر محترم ہیں۔ گراف فوٹو تین جو یہ کہ ہے کرتی عرض خاکسار
محمود قاسم گھر کے ہمشیرہ کی السلام عبد ڈاکٹر محترم جب ہیں کی وقت اُس میں کراچی
ملاقات ساتھ کے صاحب الدین مصباح سردار حضرت جب ہے۔ ذکر کا ملاقات جس کی صاحب
مرحوم السبحان عبد بھائی بڑے کے صاحب سامی جو) مجتبیٰ مزمل پوتے کے اُن ہوئے کرتے
کچھ تفصیل کی اس ہیں۔ کی ء 1988 یا ء1987 غالباً یہ ہیں۔ بھیجی مجھے نے (ہیں بیٹے کے
وہ ہے کھڑا ساتھ بچہ میں تصویروں جو مزمل ہے۔ درج ساتھ کے تصویروں اِن جو ہے۔ یوں
ہے لکھتا:
سامنے کے آنکھوں اپنی مظاہرہ کا مندی عقیدت خوبصورت ہی بہت ایک کا زندگی اپنی نے مِیں
:-کہ تھا یوں وہ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ تھا۔ دیکھا
نیوز سارے بہت جہاں تھا۔ بلوایا گھر کے بہن اپنی کر بھیج سواری کو اباجی نے صاحب ڈاکٹر
کے اُن ساتھ کے صاحب ڈاکٹر تھے۔ ہوئے آئے لئے کے ملاقات بھی وغیرہ مین کیمرہ رپورٹر
میں بعد گا ملوں کو صاحب سردار محترم پہلے میں کہا سے اُن نے آپ تھے۔ بھی سیکرٹری
کی اُن پر درخواست کی صاحب ڈاکٹر جو تھی ملاقات لمبی ایک یہ ہوگی۔ قات ملا سے سب باقی
کہ مایا فر کو اباجی نے صاحب ڈاکٹر تھی۔ ہوئی لئے کے غرض کی دعا صرف گھر کے ہمشیرہ
تو ہیں جاتے ہو کامیاب میں کام اس وہ اگر اور ہیں رہے کر کام پر پروجیکٹ نئے اور کسی وہ
لنچ دوران اور کیا لنچ ساتھ ایک نے ہم پھر گئے۔ جائیں بن دار حق کے پرائیز نوبل اور ایک
بنانا Scientific society میں پاکستان وہ کہ کیا بھی اظہار کا خواہش ایک اپنی نے اُنہوں
پروجیکٹ اس وہ کہ دے ہدایت تعالیٰ اللہ کو مولویوں ان کہ لگے کہنے ہی ساتھ اور ہیں چاہتے
پاکستان یہاں کہ بتایا کو صاحب ڈاکٹر نے میں کہ ہیں۔ لکھتے مزمل پھر ۔ کریں نہ مخالفت کی
General میں جس ہے ہوتا پروگرام کا صاحب عزیز طارق گھر نیلام پر T.V میں
سائنسدان مسلم سے کون” کہ تھا بھی یہ سوال ایک میں اُن ہیں۔ ہوتے سوال کے knowledge
ڈاکٹر محترم پر جس گیا۔ لیا نام کا آپ میں جواب کے جس “ہے؟ ملا انعام نوبل کو جن ہیں
گیا۔ کہا کومسلم اُن کہ ہوئی خوشی حد بے کی بات اس کو صاحب

کے ہاتھ میرے کہ کی درخواست کی دعا نے صاحب ڈاکٹر سے (جی دادا) جی ابا حضرت پھر
پر اِس ہے تی آ پیش دقت بہت میں لکھنے مجھے سے جس ہے رہتی درد شدید میں انگوٹھے
رہے۔ کرتے دعا کر لے میں ہاتھ اپنے ہاتھ کا اُن دیر کافی اباجی

کو صاحب ڈاکٹر نے (جی دادا) اباجی ۔ پوچھا میں بارے کے تعلیم نےمیری صاحب ڈاکٹر پھر
مجھے سے وجہ کی Fracture میں ٹانگ میری ہے کرتا خدمت بہت میری پوتا میرا مزمل بتایا
مجھے روپے 100 سو نے صاحب ڈاکٹر پر اس ہے۔ جاتا کر لے جگہ ہر کر اُٹھا میں گود بچہ یہ
سے سیکرٹری اپنے نے اُنہوں پھر لینا۔ کر پوری ضرورت کوئی کی تعلیم اپنی کہا اور دیے تحفۃً
یونیورسٹی خان آغا تھا جواب کا اُن ہے سا کون ہوسپیٹل اچھا سے سب میں کراچی یہاں کہ پوچھا
کی اُن اور کروایا داخل میں ہوسپیٹل آغاخان کو (داداجی) اباجی نے صاحب ڈاکٹر پر اس ہوسپیٹل
اور تھی تکلیف بہت کو اُن سے وجہ کی جس دیا نکلوا کو اُس تھی ہوئی ڈالی راڈ جو میں ٹانگ
لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ ملا۔ سکون بہت کو (داداجی) اباجی سے دینے نکال کو راڈ اُس اب

نے مَس مس وقت سارے اس اور گا رہے کر بن گار یاد ہمیشہ واقعہ خوشگوار یہ لئے میرے
بنا پیغامبر درمیان کے دونوں مس تھے سُنتے اُنچا بہت اباجی کہ کیوں کیا بھی کام کا سپیکر لاؤڈ
لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ تھی۔ ملاقات فراموش قابلِ نا لئے میرے یہ رہا۔

!اُمی ،بولا سامیؔ شہزاد منیر بیٹا میرا تو دکھایا کو بچوں اپنے کر لکھ نے مس مضمون یہ
مس (ٹلفورڈ) آباد اسلام غالباً کہ ہوا ایسے بھی ساتھ میرے واقعہ ایک کا صاحب ڈاکٹر محترم
اور تھی ہوئی لگی لائن لئے کے مصافحہ یعنی ملاقات کی صاحب ڈاکٹر اور تھا موقعہ کا جلسہ
ابو دادا اور بتایا نام کا ابو اپنے نے مَس آئی باری میری جب تھا۔ ہوا لگا بھی مَس مس لائن اُس
سردار اب پوچھا اور دیکھا مجھے کر اُٹھا نظریں تو کروایا تعارف کا الدین مصباح حضرت
(تھا نہس علم بالکل کا بات اس مجھے) ،تھے گئے گِر سے سائیکل وہ ہے؟ حال کیا کا صاحب
خیریت کی اُن سے ابو میرے نے صاحب ڈاکٹر) ہیں ٹھیک وہ کہ دیا جواب نے مَس بھی پھر
پاس کے صاحب ڈاکٹر مَس جائیں۔ بیٹھ پاس میرے یہاں کہا مجھے نے صاحب ڈاکٹر (کی دریافت
دیکھتے بھی مجھے ساتھ رہے۔ گزرتے ہوئے کرتے مصافحہ اور رہے آتے لوگ گیا۔ بیٹھ
وقت اُس عمر میری ہے۔ ہوا بیٹھا مس قریب کے صاحب ڈاکٹر جو یہاں ہے کون لڑکا یہ کہ ہونگے
ہوگی۔ قریب کے برس 17 تقریباً

اس یقیناً بٹھانا ساتھ مجھے گئی۔ بن یادگار ایک لئے میرے ملاقات یہ ساتھ کے شخص عظیم اتنے
ایک مَس تھی حیثیت کیا میری ۔ تھا نتیجہ کا احترام کے بزرگوں اور استاد اپنے کا شخص عظیم
قرب اپنے سے پیار اور محبت مجھے ہوں پوتا کا استاد کے اُن مَس کہ لئے اس صرف تھا بچہ
توفیق بھی ہمیں تعالیٰ اللہ ۔ سکتا نہیں بھول بھی کبھی ملاقات خوبصورت یہ مَس ، دی جگہ مس
۔ آمین ثمّ آمین سکیں۔ کر محبت سے چھوٹوں اور عزت کی بڑوں اپنے بھی ہم کہ بخشے

کھڑا پر مقام ممتاز کے قیادت مس عرفان و علم سے فضل اپنے کو جماعت ہماری نے تعالیٰ اللہ
۔ آمین بنائے۔ گزار شکر ہمیں تعالیٰ اللہ۔ شاء ان گے۔ رہیں ہوتے پیدا لوگ عظیم ایسے ۔ ہے کیا

(یوکے سامی۔ صفیہ:مرسلہ)